نیکیاں ضائع کرنے والے کام

ڈاکٹر عائشہ یوسف ○

انسان اپنی طرف سے اچھے کام کرنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن کبھی کبھی اس کے یہ کام ضائع ہو جاتے ہیں اور بارآور ثابت نہیں ہوتے۔ لہٰذا انسان کو چاہیے کہ اس ضیاع کو پہچاننے کے ساتھ ساتھ اپنے اعمال کو بچا کر رکھنے کی بھی کوشش کرے۔

اعمال ضائع ہونے سے مراد

قرآنِ مجید میں اعمال کے ضائع ہونے کے لیے 'حبطِ عمل' کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ اس کا لغوی مفہوم ہے: برباد ہونا، اکارت جانا، بیکار جانا، باطل ہونا، ایک قسم کی نباتات کھانے سے پیٹ پھول جانا۔ قرآن مجید میں حبطِ عمل کی ترکیب ان ۱۶ آیات میں استعمال ہوئی ہے: بقرہ: ۲۱۷، آل عمران: ۲۲، مائدہ: ۵ و ۵۳، انعام: ۸۸، اعراف: ۱۴۷، توبہ: ۶۹، ھود: ۱۶، کہف: ۱۰۵، احزاب: ۱۹، الزمر: ۶۵، محمد: ۹ و ۲۸ و ۳۲، الحجرات: ۲۔

حبطِ عمل یا عمل ضائع ہونے یا رائیگاں جانے کو ابدی فلاح کی کتاب، قرآنِ مجید میں ان تمثیلوں سے سمجھایا گیا ہے:

چٹان پہ سے مٹی بہہ جانا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ

○ کراچی

تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ ۲:۲۶۴) اے ایمان لانے والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو، جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے، نہ آخرت پر۔ اس کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک چٹان تھی، جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ اس پر جب زور کا مینہ برسا تو ساری مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔ ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کر کے جو نیکی کماتے ہیں، اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا، اور کافروں کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں ہے۔

یہاں چٹان کے اُوپر کی مٹی کی مثال دی گئی ہے، جو بخلاف زرخیز مٹی کے ناکارہ ہوتی ہے اور بجائے کھیتی اگانے کے خود ہی بہہ جاتی ہے۔ اس مثال میں نیکی ضائع ہونے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ نیکی کی نیت غلط تھی۔

آخر عمر میں جمع پونجی کا برباد ہونا

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (البقرہ ۲:۲۶۶) کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس ہرا بھرا باغ ہو، نہروں سے سیراب، کھجوروں اور انگوروں اور ہر قسم کے پھلوں سے لدا ہوا، اور وہ عین اس وقت ایک تیز بگولے کی زد میں آ کر جھلس جائے، جب کہ وہ خود بوڑھا ہو اور اس کے کم سن بچے ابھی کسی لائق نہ ہوں؟ اس طرح اللہ اپنی باتیں تمھارے سامنے بیان کرتا ہے، شاید کہ تم غور و فکر کرو۔

بے ثبات کگر والی عمارت کا گر جانا

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ

عَلٰی شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (التوبہ۹:۱۰۹) پھر تمھارا کیا خیال ہے کہ بہتر انسان وہ ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد خدا کے خوف اور اس کی رضا کی طلب پر رکھی ہو یا وہ جس نے اپنی عمارت ایک وادی کی کھوکھلی بے ثبات کگر پر اٹھائی اور وہ اسے لے کر سیدھی جہنم کی آگ میں جاگری؟ ایسے ظالم لوگوں کو اللہ کبھی سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔

اس بظاہر بہت بڑی نیکی (مسجد کی تعمیر) کے ضائع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ، اس کو کرنے کی نیت ہی فاسد تھی۔

نیکی اور بدی کے بدلے کا عمومی ضابطہ

اس دنیا میں نیکی اور بدی کا بدلہ مل سکتا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے اور اگر ملے تو یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ پورا ہو۔ آخرت میں بدلے کا عمومی ضابطہ یہ ہے کہ جیسا عمل، ویسی جزا۔ ایک برائی کا بدلہ ایک برائی اور ایک نیکی کا بدلہ دس اچھائیاں۔ لیکن اس کے ساتھ کچھ دوسرے اصول بھی ہیں:

- کچھ نیکیوں کا اجر مزید بڑھ سکتا ہے، سات سو گنا تک۔
- نیکیاں کرنے کے معمول کے ساتھ، کسی عذر کی بنا پر نیکی نہ ہو، تب بھی نیکی کا اجر ملتا رہتا ہے، مثلاً بیماری میں (بخاری)، سفر میں معمول کی عبادات کا۔ تمنا اور جذبے کی شدت ہو تو بھی نیکی کا اجر مل جاتا ہے، مثلاً جہاد کا (سورۂ توبہ، بخاری)
- جاہلیت کی حالت میں موت آجائے تو بظاہر اچھے عمل بھی نیکی نہیں رہتے، لیکن ایمان لانے کے بعد جاہلیت کے اچھے اعمال بھی نیکی بن جاتے ہیں اور ان کا اجر ملے گا۔ (نسائی)
- کچھ نیکیاں ختم ہونے کے بعد بھی ان کا اجر جاری رہتا ہے، مثلاً صدقاتِ جاریہ کی مختلف شکلیں۔ اسی طرح کچھ برائیوں کا بدلہ بھی جاری رہتا ہے جنھیں سیئاتِ جاریہ کہتے ہیں۔ سورۂ اعراف میں ہے کہ ہر پیش رو گروہ کے لیے دہرا عذاب ہے۔ (۷:۳۸)
- اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور عفو کی دُعا سے کچھ برائیوں کا بدلہ نہیں ملتا، بلکہ کچھ کا حساب سے اسقاط ہو جاتا ہے، کچھ کی ستار العیوب قیامت میں پردہ پوشی کر لیتا ہے، کچھ خطائیں نامۂ اعمال سے ہی مٹادی جاتی ہیں (تکفیر)۔ اسی لیے توبہ واستغفار کا حکم ہے، مختلف گناہوں

کا کفّارہ بتایا گیا ہے، اور عمومی اصول دیا گیا کہ نیکیاں برائیوں کو مٹادیتی ہیں (ھود ۱۱: ۱۱۴)، اور کبیرہ گناہوں سے بچتے رہیں تو صغیرہ گناہوں کی معافی کی امید ہے۔

○ کچھ اچھے عمل ضائع ہو جاتے ہیں، جسے حبطِ عمل کہا گیا۔

ضائع ہو جانے والے اعمال

یہ پانچ طرح کے اعمال ہیں:

۱- دنیا کے کارنامے جو صرف دنیا کے لیے ہی کیے گئے ہوں۔

۲- بظاہر نیکیاں ــــــ اگر ان کا محرک اللہ کی رضا اور آخرت کا اجر نہ ہو اور ان کو کرنے والا کھلے کفر، شرک یا نفاق میں مبتلا ہو۔

۳- بظاہر نیکیاں، جن کے کرنے والے کو گمان ہو کہ وہ اللہ کی رضا اور آخرت کے اجر کے لیے کر رہا ہے۔ لیکن درحقیقت اس کی نیت کچھ اور ہوتی ہے یا اس نیت میں ملاوٹ ہوتی ہے۔

۴- ایسی نیکیاں جن کو صحیح طریقے سے ادا نہ کیا گیا ہو۔

۵- نیکیاں تو اپنی جگہ صحیح ہوں لیکن ان کے ساتھ یا ان کے بعد کوئی ایسا کام کیا جائے کہ وہ ضائع ہو جائیں۔

ان سب ضائع ہونے والے اعمال اور ان کی وجوہات کو تفصیل سے دیکھ لیتے ہیں۔

حصولِ دنیا کے لیے کیے گئے کام

دنیا کے کارنامے جو صرف دنیا کے لیے ہی کیے گئے ہوں۔ تہذیبی مظاہر، تمدن کی ترقیاں، تعمیرات محلات، ایجادات، صنعتیں، کارخانے، سلطنتیں، عالی شان تعلیمی و مالی ادارے، جامعات و تجربہ گاہیں، علوم کے ذخیرے (بشمول ڈگریاں، نظریات، فلسفے)، فنون، عجائب گھر۔

ان کارناموں کے ضائع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب صرف دنیا ہی کے لیے کیا گیا تھا، خواہ غیرمسلم نے کیا ہو یا نام نہاد مسلم نے (ایک مسلم خلافت فی الارض کی ذمہ داریاں سرانجام دیتے ہوئے اللہ و آخرت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی کام کرے گا تو یہی کام ثمرآور درخت ہیں)۔

درج ذیل آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام صرف دنیا کے لیے کیے گئے کیوں کہ ان کو

کرنے والے درج ذیل صفات کے حامل تھے: آیات کا کفر، تکذیب اور مذاق اڑانا، آخرت کا کفر وتکذیب، رسول کا مذاق اڑانا۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (ھود۱۱: ۱۵-۱۶) جو لوگ بس اس دنیا کی زندگی اور اس کی خوش نمائیوں کے طالب ہوتے ہیں ان کی کارگزاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (وہاں معلوم ہو جائے گا کہ) جو کچھ انھوں نے دنیا میں بنایا وہ سب ملیامیٹ ہو گیا اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ○ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ○ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ○ (الکہف۱۸: ۱۰۳-۱۰۶) اے نبیؐ! ان سے کہو، کیا ہم تمھیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام و نامراد لوگ کون ہیں؟ وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری سعی و جہد راہِ راست سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے ربّ کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا (ملاقاتِ رب کا انکار کیا)۔ اس لیے ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے، قیامت کے روز ہم انھیں کوئی وزن نہ دیں گے۔ ان کی جزا جہنم ہے اُس کفر کے بدلے جو انھوں نے کیا اور اُس مذاق کی پاداش میں جو وہ میری آیات اور میرے رسولوں کے ساتھ کرتے رہے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (اعراف۷: ۱۴۷) ہماری نشانیوں کو جس کسی نے جھٹلایا اور آخرت کی پیشی کا اِنکار کیا اُس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔ کیا لوگ اس کے سوا کچھ اور جزا

پا سکتے ہیں کہ ''جیسا کریں ویسا بھریں؟''

●**بظاہر نیکیاں مگر ضائع:** کافر، مشرک، منافق کی بڑی سے بڑی نیکی بھی ضائع ہوجائے گی، مثلاً دوسروں کی مدد، انفاق، رفاہی کام، اخلاق، صلہ رحمی اور ظاہری عبادات بھی۔ اگر ان کو کرنے والا کفر، شرک یا نفاق میں مبتلا ہو، اور ان کا محرک اللہ کی رضا اور آخرت کا اجر نہ ہو۔ غیر مسلم کے کیے گئے بظاہر نیک کام ضائع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کلمہ گو مسلمان بھی کفر، شرک، نفاق، فسق اور ظلم میں مبتلا ہو اور اپنے بظاہر نیک اعمال کے متعلق کبھی یہ نہ سوچے کہ یہ اللہ اور آخرت کے لیے ہیں، صرف انسانیت کی خدمت یا اپنے دل کے سکون کے لیے کام کرے، تو یہ بظاہر نیک اعمال ضائع ہوجائیں گے۔

اس کے متعلق درج ذیل آیات و احادیث پڑھنے سے پہلے، ہر مسلمان کو اپنا جائزہ لیتے ہوئے یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ کفر، شرک، نفاق اور فسق ایک کلمہ گو میں بھی دَر آتا ہے۔ قرآن میں کافروں، مشرکین، منافقین اور فاسقین کی صفات تفصیل سے بتائی ہیں۔ ان کا بڑا مقصد یہ ہے کہ مومن اور مسلم ان صفات سے بچیں۔ ہمارا روزمرہ زندگی کا مشاہدہ بھی ہے کہ یہ صفات مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس لیے کفر، شرک، نفاق اور فسق کی صفات کو پہچانیں اور ان سے بچیں۔ کیوں کہ ان سے حبطِ عمل ہوسکتا ہے۔

درج ذیل آیات میں کافر/ مشرک/ منافق/ فاسق کا ذکر کر کے اور کہیں ان کی علامات کے ذکر کے بعد نیکیوں کا ضیاع بتایا گیا ہے، جو یہ ہیں: اللہ کی نازل کردہ تعلیم سے کراہت/ اللہ کے راستے سے کراہت/ اللہ کی ناراضی والے راستے کی پیروی، استکبار، سرکشی میں حد سے گزرنا، صدعن سبیل اللہ، یعنی دوسروں کو اللہ کے راستے سے روکنا۔ نفاق (برائی کا حکم، بھلائی سے روکنا، خیر سے روکنا، اللہ کو بھولنا، دنیا کے مزے لوٹ کر، بحثیں کرنا۔) انبیا کا قتل اور ان سے جھگڑا کرنا، مصلحین سے دشمنی رکھنا:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ (محمد ۴۷:۸) رہے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ہے تو اُن کے لیے ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو بھٹکا دیا ہے۔

سورۂ نور (۲۴:۳۹-۴۰) میں بھی سراب کی طرح عمل بے معنی رہنے کی وجہ کفر بتائی ہے۔

سورۂ ابراہیم (۱۴:۱۸) میں اعمال راکھ کی طرح اُڑنے کی وجہ رب سے کفر بتائی گئی ہے:

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (الزمر ۳۹:۶۵) یہ بات تمھیں ان سے صاف کہہ دینی چاہیے کیوں کہ تمھاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاؑ کی طرف یہ وحی بھیجی جاچکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارا عمل ضائع ہوجائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ (محمد ۴۷:۹) کیوں کہ انھوں نے اُس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل کیا ہے، لہٰذا اللہ نے اُن کے اعمال ضائع کردیے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ (اٰل عمرٰن ۳:۲۱-۲۲) جو لوگ اللہ کے احکام و ہدایات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اس کے پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کی جان کے درپے ہو جاتے ہیں جو انسانوں ہی میں سے عدل و راستی کا حکم دینے کے لیے اُٹھیں، ان کو دردناک سزا کی خوش خبری سنادو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہوگئے، اور اُن کا مددگار کوئی نہیں ہے۔

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (التوبہ ۹:۶۹) تم لوگوں کے رنگ ڈھنگ وہی ہیں جو تمھارے پیش رووں کے تھے۔ وہ تم سے زیادہ زور آور اور تم سے بڑھ کر مال اور اولاد والے تھے۔ پھر انھوں نے دنیا میں اپنے حصّہ کے مزے لوٹ لیے اور

تم نے بھی اپنے حصّے کے مزے اُسی طرح لُوٹے جیسے انھوں نے لُوٹے تھے، اور ویسی ہی بحثوں میں تم بھی پڑے جیسی بحثوں میں وہ پڑے تھے، سو ان کا انجام یہ ہوا کہ دنیا اور آخرت میں ان کا سب کیا دھرا ضائع ہوگیا اور وہی خسارے میں ہیں۔

سورۂ فرقان (۲۱ تا ۲۳) میں اعمال غبار کی طرح اُڑنے کی وجہ آخرت کا انکار، استکبار، سرکشی میں حد سے گزر جانا، بتایا ہے۔

سورۂ آل عمران (۱۱۷) میں تیز سرد ہوا کے کھیتی پر چلنے کی طرح، اعمال کے ضائع ہونے کی وجہ، ظلم بتائی ہے۔

سورۂ توبہ (آیت ۱۰۹) میں اوپر درج کی گئی قرآنی امثال میں، کھوکھلی بے ثبات گگر پر بننے والی عمارت گرنے کی مثال، مسجد ضرار کے لیے دی گئی ہے جو کہ منافقین نے مدینہ میں بنائی تھی۔ نفاق کے ساتھ، مسجد کی تعمیر جیسا مقدس کام بھی مقدس نہیں رہتا اور رایگاں چلا جاتا ہے۔

عدیؓ بن حاتم طائی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرے والد صلہ رحمی کرتے تھے اور بھی بہت اچھے اچھے کام کرتے تھے، انھیں کچھ ملے گا، یعنی اجر؟ آپؐ نے جواب دیا کہ تمھارے والد کی جو نیت تھی وہ انھیں حاصل ہوگئی۔ (مسند احمد)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا: ''یارسولؐ اللہ ابن جدعان بڑی مہمان نوازی اور بڑی صلہ رحمی کرتا تھا اور بھی بہت اچھے اچھے کام کرتا تھا۔ ان کاموں کا اسے فائدہ ہوگا؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، اس نے کسی دن یہ نہیں کہا ہے کہ اے میرے ربّ! قیامت میں میری خطاؤں سے درگزر کرنا'' (مسلم، حاکم)۔ [جاری]

اپنے روزانہ کے پروگرام میں

تفہیم القرآن سے آدھا گھنٹہ ، گھنٹہ

.... **قرآن کا مطالعہ بھی رکھیں** ....

اس کے فوائد آپ کو بچشمِ سر خود نظر آئیں گے